سپریم کورٹ رپورٹس(1997) SUPP. 4 ایس سی آر

ہری چرن اور دیگر

بنام

ریاست راجستھان

22 اکتوبر 1997

[جی۔ٹی۔ناناوتی اور وی۔این۔کھارے، جسٹسز]

تعزیرات ہند کی دفعہ 1860: دفعہ 302 r/w دفعہ 49- مسلح افراد بندوق کی نوک پر بس روکتے ہیں، متوفی پر گولی چلاتے ہیں اور دیگر ہتھیاروں سے اس پر حملہ کرتے ہیں، اور جرم کا ارتکاب کرنے کے بعد ایک ساتھ بھاگ جاتے ہیں۔منعقد، وہ ایک غیر قانونی اسمبلی کے ممبر تھے۔ان کے مشترکہ اعتراض کے خلاف قانونی کارروائی کرنا۔

دونوں درخواست گزار ایک مسلح گروپ کا حصہ تھے جس نے بندوق کی نوک پر ایک بس کو روکا، مسافروں کو نیچے اترنے کے لیے کہا، پھر اس کے کنڈکٹر کو گھسیٹنے کی کوشش کی، جس میں ناکام ہونے پر اے- 1 نے اس پر فائرنگ کی اور اسے زخمی کر دیا، اور دیگر نے اس پر اپنے ہتھیاروں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں اس کی موت ہوگئی۔عینی شاہدین، مذکورہ بس کے مسافر گواہ استغاثہ- 1 اور اس کے ڈرائیور، گواہ استغاثہ- 6 نے گواہ استغاثہ- 2 کو واقعے کی اطلاع دی، جنہوں نے فوری طور پر ایک رپورٹ تیار کی اور اسے تھانے میں جمع کرایا۔

ذیلی عدالت نے آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت گواہ استغاثہ- 1 کے ثبوتوں پر بھروسہ کرتے ہوئے اے- 1 کو اور دفعہ 302 اور دفعہ 49 کے تحت اپیل کنندگان اور دیگر کو سزا سنائی۔اپیل گزاروں کو اپیل کی اجازت دے دی گئی۔

درخواست گزاروں کی جانب سے موقف اختیار کیا گیا تھا کہ اس بات کا کوئی واضح ثبوت نہیں ہے کہ وہ غیر قانونی اجتماع کے مشترکہ مقصد کے خلاف قانونی چارہ جوئی کر رہے ہیں اور اس بات کا بھی کوئی ثبوت نہیں ہے کہ انہوں نے متوفی کے قتل میں کوئی کردار ادا کیا تھا۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد .1: اپیل کنندگان کو آئی پی سی کی دفعہ 302 اور دفعہ 39 کے تحت صحیح طور پر قصوروار ٹھہرایا گیا تھا۔(D-681)

2۔ مندرجہ ذیل دونوں عدالتوں نے گواہ استغاثہ- 1 کے ثبوتوں پر بھروسہ کیا۔انہوں نے واضح الفاظ میں کہا تھا کہ جس بس میں وہ سفر کر رہے تھے اسے پانچ افراد نے روکا تھا۔وہ ہتھیاروں سے لیس تھے اور اے ون کے پاس بندوق تھی، جس نے اسے ڈرائیور کے سینے پر رکھ کر بس نہ چلانے کی دھمکی دی تھی۔اس کے بعد انہوں نے متوفی کو گرانے کی کوشش کی جس میں ناکام ہونے پر اے ون نے دو گولیاں چلائیں اور اسے زخمی کر دیا۔

دوسرے ملزمین نے بھی اپنے ہتھیاروں سے اس پر حملہ کیا۔وہ اسے قتل کرنے کے بعد بھاگ گئے۔[680-ای]

3۔ اس گواہ کی تصدیق گواہ استغاثہ- 2 کے شواہد سے ہوتی ہے، جس نے کہا تھا کہ گواہ استغاثہ-1 نے اسے واقعے کے بارے میں مطلع کیا تھا، مذکورہ معلومات کی بنیاد پر اس نے فوری طور پر ایک رپورٹ تیار کی اور اسے تھانے میں جمع کرایا۔اس رپورٹ میں گواہ استغاثہ- 1 اور گواہ استغاثہ- 6 کے نام بھی شامل ہیں جنہوں نے اس واقعے کو دیکھا تھا اور گواہ استغاثہ- 2 کو اس کے بارے میں مطلع کیا تھا۔گواہ استغاثہ- 6 نے جرح میں بیان دیا تھا کہ گواہ استغاثہ- 1 کھاد کے تھیلوں کے ساتھ بس میں سفر کر رہا تھا۔اس طرح گواہ استغاثہ - 1 کے ثبوت کو صحیح طور پر سراہا گیا ہے۔[680-جی-ایچ؛681-اے]

4۔ پانچوں ملزم ہتھیاروں سے لیس ہو کر جائے وقوعہ پر گئے تھے، بس کو روکا، ڈرائیور کے سینے پر بندوق رکھ دی اور بس کو آگے لے جانے پر گولی مارنے کی دھمکی دی۔ انہوں نے متوفی کو پکڑ لیا اور اسے گھسیٹ کر باہر نکالنے کی کوشش کی۔ بندوق سے لیس ملزمان نے متوفی پر فائرنگ کی تھی اور دیگر ملزمان نے دیگر ہتھیاروں سے اس پر حملہ کیا تھا۔ وہ ایک ساتھ بھاگ گئے تھے۔ لہٰذا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اپنے مشترکہ مقصد کے خلاف قانونی چارہ جوئی نہیں کر رہے تھے۔ [C- 681;F-680]

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : فوجداری اپیل نمبر 89 آف 1988

1984 کی فوجداری اپیل نمبر 120 میں راجستھان ہائی کورٹ کے 20.1.87 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندگان کے لئے کیلاش واسدیو۔

جواب دہندہ کے لئے کے۔ ایس۔ بھاٹی۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا :

جسٹس ناناوتی، دو اپیل گزاروں اور دو دیگر کو رام بابو کے قتل کا مجرم قرار دیا گیا ہے۔ ان کے خلاف جو بات ثابت ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے ایک غیر قانونی اجتماع تشکیل دیا اور غیر قانونی اجتماع کے مشترکہ مقصد کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے، 27.2.81 کو ایک بجے کے قریب، انہوں نے ہتھیاروں سے لیس ہو کر، دھول پور سے کھوتھیانا گھاٹ جانے والی بس کو روکا، مسافروں کو نیچے اترنے کے لئے کہا، بس کے رام بابو کنڈکٹر کو گھسیٹنے کی کوشش کی اور پھر اپیل کنندہ راموں نے اپنی بندوق سے دو گولیاں چلائیں اور دیگر کو اپنے ہتھیاروں سے باہر نکالنے کی کوشش کی۔ رام بابو کو زخمی کر کے ہلاک کر دیا۔

اپنے کیس کو ثابت کرنے کے لئے استغاثہ نے 3 عینی شاہدین گواہ استغاثہ- 1 کیدارناتھ، گواہ استغاثہ- 3 رام جی لال اور گواہ استغاثہ- 6 بس کے ڈرائیور ستپال سنگھ سے پوچھ گچھ کی تھی۔ گواہ استغاثہ- 7 نے استغاثہ کی حمایت نہیں کی اور پبلک پراسیکیوٹر کے ذریعہ ان سے جرح کرنے کی ضرورت تھی۔ فاضل ٹرائل کورٹ نے گواہ استغاثہ- 3 رام جی لال پر یقین نہیں کیا جو متوفی کا بھائی تھا اور اس بنیاد پر کہ وہ بس میں موجود نہیں تھا۔ کیدارناتھ کے ثبوتوں پر بھروسہ کرتے ہوئے نچلی عدالت نے رامو (اے-1) کو آئی پی سی کی دفعہ 302 اور دیگر کو آئی پی سی کی دفعہ 302 اور دفعہ 49 کے تحت قصوروار ٹھہرایا۔ چاروں ملزمین نے اس عدالت میں اپیل کرنے کے لئے اجازت کی درخواست دی۔ ہری چرن (اے-3) اور سیارام (اے-4) کو اجازت دی گئی جبکہ رامو (اے-2) اور کیلاشی (اے-5) کی درخواست خارج کردی گئی۔

درخواست گزاروں کے وکیل کی دلیل یہ ہے کہ جہاں تک اے- 3 اور اے- 4 کا تعلق ہے، کسی بھی غیر قانونی کام کے بارے میں کوئی واضح ثبوت موجود نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ وہ غیر قانونی اجتماع کے مشترکہ مقصد کے خلاف قانونی چارہ جوئی کررہے تھے یا یہاں تک کہ وہ کسی غیر قانونی اجتماع کے رکن بھی تھے۔ یہ بھی دلیل دی گئی تھی کہ اگر انہیں غیر قانونی اجتماع کا رکن بھی قرار دیا جاتا ہے تو بھی یہ ثابت کرنے کے لئے کوئی ثبوت نہیں ہے کہ انہوں نے رام بابو کے قتل میں کوئی حصہ لیا تھا، یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ اس کا قتل اس غیر قانونی اجتماع کے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کیا گیا تھا۔ لہٰذا آئی پی سی کی دفعہ 302 اور دفعہ 49 کے تحت ان کی سزا درست نہیں ہے۔

ہم نے گواہ استغاثہ- 1 کیدارناتھ کے ثبوتوں کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ جس بس میں وہ سفر کر رہے تھے اسے فرات پور کے قریب پانچ افراد نے روکا تھا۔ جن لوگوں نے بس کو روکا تھا وہ ہتھیاروں سے لیس تھے اور رامو کے پاس بندوق تھی۔ بس روکنے کے بعد اس نے ڈرائیور ستپال کے سینے پر بندوق رکھ دی تھی اور دھمکی کے ساتھ اسے بس کو آگے نہ بڑھانے کے لئے کہا تھا۔ انہوں نے کنڈکٹر کو گرانے کی کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ اس کے بعد ملزم رامو نے دو گولیاں چلائیں اور اسے زخمی کردیا۔ باقی تینوں نے بھی اپنے ہتھیاروں سے اس پر حملہ کیا تھا۔ رام بابو کو قتل کرنے کے بعد وہ بھاگ گئے۔ جہاں تک اس گواہ کا تعلق ہے تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ وہ رام سوروپ گواہ استغاثہ- 2 کے ثبوتوں سے ثابت ہوتا ہے جس نے دوپہر تقریبا 3.00 بجے کہا تھا۔ کیدارناتھ نے انہیں اس واقعہ کی جانکاری دی۔ مذکورہ

معلومات کی بنیاد پر انہوں نے فوری طور پر ایک رپورٹ تیار کی تھی اور اسے تھانے میں جمع کرایا تھا۔ اس رپورٹ میں کیدارناتھ اور ستپال کے نام بھی شامل ہیں جنہوں نے اس واقعہ کو دیکھا تھا اور گواہ کو اس کے بارے میں مطلع کیا تھا۔ دفاع کی کوشش یہ دکھانے کی تھی کہ یہ گواہ اس بس میں سفر نہیں کر رہا تھا کیونکہ اس نے اس وقت کہا کہ وہ 'گوارسا' کھاد خرید کر واپس آرہا ہے جبکہ اس کے ذریعہ تیار کردہ بل سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے اس دن یوریا خریدا تھا۔ اس کے ثبوت میں اس تضاد کو بس میں اس کی موجودگی پر شک کرنے کے لئے کافی نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔ اگرچہ ستپال استغاثہ کے خلاف ہو گئے تھے لیکن پبلک پراسیکیوٹر کی جانب سے ان سے جرح سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ کیدارناتھ اس وقت ان کے ساتھ تھے جب وہ رام جی لال کو مطلع کرنے گئے تھے اور وہ کھاد کے تھیلوں کے ساتھ بس میں سفر کر رہے تھے۔ اس کے ثبوت میں ایسا کچھ بھی نہیں لایا گیا ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ وہ اس بس میں سفر نہیں کر رہا تھا۔ مندرجہ ذیل دونوں عدالتوں نے اس گواہ کے ثبوت پر بھروسہ کیا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے ثبوت کو صحیح طور پر سراہا گیا ہے۔

ایک بار جب ہم کیدارناتھ کے ثبوت وں کو قبول کرتے ہیں تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ تمام پانچ ملزمین اپنے مشترکہ مقصد کے تحت مقدمہ چلا رہے تھے۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا تھا کہ وہ ہتھیاروں سے لیس ہو کر جائے وقوعہ پر گئے تھے، بس کو روکا، ڈرائیور ستپال کے سینے پر بندوق رکھ دی اور اسے دھمکی دی کہ اگر اس نے بس کو آگے بڑھایا تو اسے گولی مار دی جائے گی۔ انہوں نے رام بابو کو پکڑ لیا تھا اور اسے گھسیٹ کر باہر نکالنے کی کوشش کی تھی۔ رامو نے اس پر دو گولیاں چلائی تھیں اور دیگر ملزمین نے دیگر ہتھیاروں سے اس پر حملہ کیا تھا۔ وہ ایک ساتھ بھاگ گئے تھے۔ لہٰذا، ہماری رائے ہے کہ اپیل کنندگان کو آئی پی سی کی دفعہ 302 اور دفعہ 49 کے تحت صحیح طور پر قصوروار ٹھہرایا گیا تھا۔ لہٰذا اپیل مسترد کی جاتی ہے۔

اپیل کنندگان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنی سزا کے بقیہ حصے کو پورا کرنے کے لئے تحویل میں ہتھیار ڈال دیں۔ ریاست کو یہ بھی ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ انہیں حراست میں لے اور مذکورہ مقصد کے لئے مناسب اقدامات کرے۔

پی ایس ایس

اپیل خارج کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.08.03 15:39
I am the author of this document